وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی (احزاب ۳۳)

اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

٦

ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ای۔ ۵، ناظم آباد

کراچی۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

(احزاب ۔ ۳۳)

(اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی)

عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۶)

ناشر
ادارہ ۔ مسعودیہ، ۲/ ۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)
۱۹۹۵ء / ۱۴۱۵ھ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے، یہ انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی، اسی آغوش کو زخمی کیا ____ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا ____ سرزمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدر و قیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے:۔

ا۔ لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے (۱)

۲۔ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے (۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لیے عذاب جاں تھی ____ جب کوئی مرد یہ خبر سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پیچ و تاب کھاتا (۳) ____ لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے جس کے لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا بتا تجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟ (۴) یعنی ایسے سفاک باپ کو قیامت کے دن چھوڑا نہیں جائے گا ____ ایک صحابی نے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا تو وہ خود بھی روئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روتے رہے ____

ہندوستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا۔ یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں، اس رسم کو "ستی" کے نام سے پکارا جاتا تھا فرانس کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان نے لکھا ہے:۔

"یہ رسم ہندوستان میں عام ہو چلی تھی کیوں کہ یونانی مؤرخوں نے اس کا ذکر کیا ہے" (۵) ____ ابن بطوطہ (م۔ ۷۷۹ھ / ۱۳۷۸ء) جب ہندوستان آیا تو اس نے یہ وحشت ناک منظر خود دیکھے جس کا اپنے سفر نامہ میں ذکر کیا ہے (۶) ____ ایسا ہی ایک منظر دیکھتے دیکھتے وہ بے ہوش ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرنے لگا تو لوگوں نے سنبھالا (۷) ____ ۱۸۳۹ء میں لارڈ بنٹنگ نے ستی ہونے یا ستی میں مدد دینے کو جرم قرار دیا۔ پھر بھی ماضی قریب میں ہندوستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں شوہر کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوہ کو پھونک دیا گیا۔ یہ خبر ساری دنیا میں حیرت سے سنی گئی ____

یورپ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا، وہاں ۱۴۹۴ء اور ۱۵۲۱ء۔۲۲ء میں جادو گری کے الزام میں سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دیا گیا (۸) ____ بقول ڈاکٹر اسپر نگر عیسائی دنیا میں ۹۰ ہزار عورتوں کو مختلف نامعقول الزامات میں زندہ جلا دیا گیا (۹) ____ آجکل بوسنیا میں مسلمان عورتوں کے ساتھ نصاریٰ جو سفاکانہ سلوک کر رہے ہیں، سن سن کر روح انسانیت کانپ رہی ہے ____ امریکہ جس کا شمار ترقی یافتہ براعظم میں کیا جاتا ہے وہاں عورتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے، شاید تاریخ کے کسی دور میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہو گا ____ ہر پانچ منٹ کے بعد ایک عورت کا دامن عصمت تار تار کیا جاتا ہے یعنی چوبیس گھنٹے میں عصمت دری کے ۲۸۸ حادثات رونما ہوتے ہیں ____ آپ خود اپنے ضمیر سے پوچھیں یہ جنت ہے یا جہنم؟ ____ مختلف جرائم کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ سو جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے (۱۰) ____ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا ____ اور ایسا رؤف و رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا ____ روسی فلسفی ٹالسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوتے یہ حدیث پیش کی ہے۔

"دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے" (۱۱)

آپ نے عورتوں پر جو کرم فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا ____ چند اقوال اور واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) ایک صحابی نے عرض کیا "یارسول اللہ سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے" ____ فرمایا، "تیری ماں کا" ____ یہ سوال تین مرتبہ کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، "تیری ماں کا" ____ پھر چوتھی مرتبہ عرض کیا "سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟" ____ تو فرمایا، "تیرے باپ کا" (۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا ____ اسلام کی نظر میں "ماں" کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد (م۔ ۱۱ھ / ۶۳۲ء) کا جب انتقال ہوا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی ____ اور جب لحد کھودی گئی تو آپ نے لحد میں اتر کر اپنے دست مبارک سے بغلی قبر کھودی اور مٹی باہر نکالی اور پھر خود لیٹ کر دیکھا (۱۳) ____ اللہ اکبر

! اس قبر شریف کی منزلت کا کیا کہنا ! افسوس صد افسوس جنت البقیع شریف میں اس قبر شریف کے چاروں طرف بلند دیواریں چن دی گئی ہیں، شاید اس لئے کہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی زیارت سے محروم رہیں۔

(۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۶۳ھ / ۶۸۲ء) بیوہ ہو گئیں، آپ کے ساتھ یتیم بچے بھی تھے ۔ پریشانی کا عالم، کوئی یارومددگار نہیں ____ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پیغام بھیجا ____ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عیالدار تھیں، خیال آیا کہ شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کا بوجھ محسوس کریں، آپ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا، "عیال دار ہوں، یتیم بچے میرے ساتھ ہیں" ____ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب عنایت فرمایا وہ ان مردوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو عیالدار بیوہ عورتوں کا بوجھ اٹھانے سے پہلو تہی کرتے ہیں ____ آپ نے فرمایا ____ "تمہاری عیال، اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے" (۱۴) ____ اللہ اکبر !

(۴) آپ کی رضاعی بہن شیما بنت حارث حالت کفر میں ایک جہاد میں قید ہو کر آئیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ پہچان گئے اور اپنی چادر شریف پر بٹھایا، فرمایا، "اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میرے پاس رہو، اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو" ____ شیما نے عرض کیا کہ "اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہوں" ____ آپ نے بہت سے اونٹ اور بکریاں دے کر اعزاز واکرام سے روانہ کیا (۱۵)

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین پر کتنے مہربان تھے؟ ____ عورتوں پر آپ کا یہی کرم تھا کہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو خواتین اور بچیاں استقبال کے لئے باہر آگئیں اور خوشی کے ترانے گانے لگیں ____ مدینہ منورہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل قیام سے ان کو کتنی خوشی تھی، اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے:۔

نحن جوارین من بنی نجار

یا حبذا محمد من جار (۱۶)

(ہم بنو نجار کی بیٹیاں ہیں، کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پڑوسی ہیں ____

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرمار ہے تھے تو خدمت اقدس میں خواتین ہی موجود تھیں۔ غم والم کا عالم تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۵۰ھ / ۶۷۰ء) فرمارہی تھیں "اے اللہ آپ کی ساری تکلیفیں مجھ کو عطا فرما دے" ____ محبت بھری اس دعا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے ____ فرمایا "صفیہ نے سچ کہا" ____ آپ نے وصیت فرمائی کہ جب جسد اطہر پر مرد صلوۃ وسلام پڑھ چکیں تو عورتوں سے کہنا کہ وہ قطار در قطار آکر صلوۃ وسلام پیش کریں (۱۷) سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی یاد رکھا ____ یہ تمام حقائق خواتین کے لئے باعث صد افتخار ہیں، وہ جتنا فخر کریں کم ہے ____

کسی دوسری مذہبی کتاب میں خواتین کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جتنی اہمیت قرآن حکیم نے دی ہے سورۃ مریم، حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے

معنون کی گئی ــــــــ سورہ بقرہ، سورہ تحریم، سورہ نور وغیرہ میں خواتین کے لئے بہت سے احکام و مسائل ہیں ــــــــ پھر اہم خواتین کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً حضرت حوا علیہا السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج مطہرات، حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مکرمہ، حضرت مریم علیہا السلام، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کو اتنا مقدس بنایا کہ اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا (۱۸) ــــــــ اور اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ انسان سکون و چین حاصل کرے اور اس تعلق کو محبت و مہربانی کا تعلق قرار دیا جس میں ہوس پرستی کا شائبہ تک نہیں ــــــــ اسلام کا یہ تصور کہیں نہیں ملتا جبکہ جرمن فلاسفر نٹشے نے تو یہاں تک لکھا ہے:۔

"عورت کا مقصد حیات صرف یہ ہے کہ وہ مرد کی قید میں رہے اور اس کی خدمت کرتی رہے" (۱۹)

روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (م۔ ۱۹۱۰ء) بھی خواتین کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا تھا۔ اس نے اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے:۔

"مرد کا فرض ہے کہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اسکی باگ ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اسے گھر میں بند رکھے کیوں کہ گھر عورت کی آزادی کے لئے کافی ہے" (۲۰)

نکاح جیسے مقدس رشتے کے بارے میں بھی ٹالسٹائی کی رائے اچھی نہیں۔ شاید اس لئے

کہ اس تجربے میں وہ ناکام ونامراد رہا، وہ لکھتا ہے:۔

"ہمارے زمانے میں نکاح محض ایک دھوکہ اور فریب ہو گیا ہے ــــــ ہم اس کو محض نفسانی خواہش پورا ہونے کا وسیلہ جانتے ہیں" (۲۱)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں اور رنج و مصیبت میں ان کا پاس و لحاظ رکھا ہے ــــــ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اس کا خاوند اس کو راحت و آرام سے اپنے گھر میں رکھے، اس پر تنگی نہ کرے، اگر وہ حاملہ ہے تو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ برداشت کرے اور اس کی آسائش و آرام کا پورا پورا خیال رکھے ــــــ بچہ کی ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کو دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا کرے (۲۲) ــــــ شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے، ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں ــــــ خواتین کو احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا حصہ ہے (۲۳) ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت حجش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۲۰ھ / ۶۴۰ء) اپنے ہاتھ سے چمڑے کو دباغت دیتیں، فروخت کر کے جو رقم آتی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں (۲۴)

اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر کے اندر داخل ہونے سے منع فرمایا (۲۵) ــــــ اگر کسی خاتون سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی جائے (۲۶) ــــــ اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو

کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھا پی کر چلے آئیں [۲۷] حضور انور صلی اللہ وعلیہ وسلم کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب یہ ہماری بد نصیبی کہ ہم عمل نہیں کرتے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہو گا؟ ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہو گا؟ ۔ ہم کو جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے روکا گیا، وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہو گی؟ وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے ۔ پردے کے بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انھیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور غور و فکر کریں ۔ سورہ۔ نور اور سورہ۔ احزاب میں خواتین کے پردے سے متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں، توجہ فرمائیں۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں [۲۸]

(۲) دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالی رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں [۲۹]

(۳) ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہو جائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند، باپ (دادا پردادا)، سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ ملازم اور نو عمر لڑکے۔ [۳۰]

(۴) خواتین بوقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تاکہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ کریں [۳۱]

(۵) مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں [۳۲]

(۶) مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں [۳۳]

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم و حیا اور غیرت و حمیت کا تقاضا کرتا ہے ___ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سج بن کر، خوشبو لگا کر عورت کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

"جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے اور جنھوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ ہے" [۳۴]

موجودہ صورت حال، دل دردمند کے لئے تشویش ناک ہے، جس سے گھر میں رہنے اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا، وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے ___ اور جس سے دروازہ کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں اور سخت پردوں میں ہے ___ اسلامی معاشرے کے ہر حاکم و افسر کو ہدایت کی گئی تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگائے ___ مگر یہاں تو رسائی بھی بہت مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن بھی ہو جاتی ہے ___ خواتین کے آداب، مردوں نے اپنا لئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے!

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔۵۸ھ / ۶۷۷ء) نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش کیا ___ ازواج مطہرات میں علم و دانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا ___ تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے:-

۱۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ

اوڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟" اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی (۴۵)

۲۔ ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر چادر، باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے (۴۶)

۳۔ ایک مرتبہ ابن اسحاق نابینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ پردے میں ہو گئیں ــــ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو نابینا ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا، ــــ فرمایا، میں تو بینا ہوں، دیکھ رہی ہوں (۴۷)

۴۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نامساعد حالات کی وجہ سے عہد فاروقی میں خواتین پر پابندی لگادی گئی اور انھوں نے مسجد نبوی شریف میں آنا بند کر دیا ــــ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (م۔۲۳ھ / ۴۔۶۴۳ء) کے اس عمل کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت یہ ہو گئی ہے تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روکتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا" (۴۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواتین سے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں ــــ اسلام جہاں جہاں پھیلا ــــ ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں ــــ ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا۔

یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا ____ انتہائی عروج کے زمانے میں جبکہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان امتیاز بنا رہا ____ بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا ____

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں ؛ وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا ____ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء) ____ روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ علیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا ____ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پردے میں رہ کر ہی ہوئی، حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا ____ دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا، وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ دار ہو گئیں اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہو گئے ____ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا ____ یہ دردمند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے ____ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوا نہ ہوتے ____ مشہور مؤرخ آرنلڈ ٹوئنبی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزارہ روی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے ____ مؤرخ موصوف نے عالمی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ اس

تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنا چاہیے ____ حقیقت یہ ہے کہ
اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے ____ ہمہ گیر پاکیزگی
زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی ____ مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر
____ معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا ____ اور اپنی ہر نامعقول بات کو معقول بنا
کر دکھایا ایسا پروپیگنڈا کیا کہ عقلیں ماؤف ہو گئیں اور آنکھیں پٹ ہو گئیں
____ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کیے مگر ایک پردے کی معقول
ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت و عفت اور حسن و جمال کی حفاظت کی ضامن ہے)
بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، دشمنانِ اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا
اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا ____ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے
اسلام کی سچائی سے ان کو دور کر دیا ____ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے
جسمانی آرائش و زیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور
بے حیائی نے عریانی اور بدکرداری کا دروازہ کھول دیا ____ نوبت یہاں تک
پہنچی کہ اب یورپ و امریکہ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتے، حیوانوں اور درندوں
کے جنگل معلوم ہوتے ہیں ____ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آئے، ان میں
سے چند ایک یہ ہیں:-

۱۔ خواتین کا غیر محفوظ ہونا ____

۲۔ خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا ____

۳۔ خواتین میں جذبہ امومت کا مر جانا ____

۴۔ بدنگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا ____

۵۔ مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا ____

۶۔ عورت کے تقدس کا پامال ہونا ____

ابھی کچھ روز کی بات ہے پردہ دار خاتون کی عزت کی جاتی تھی اور اب بھی کی جاتی ہے ____ بسوں میں اس کے لئے سیٹ خالی کر دی جاتی تھی لیکن بے پردہ خاتون کی تکریم کیلئے لوگ تیار نہیں ____ وہ بسوں میں جس حال میں سفر کرے کسی کو کوئی سروکار نہیں ____ دور جدید میں عورت کی بے پردگی نے اس کو اس حد تک رسوا کیا ہے کہ وہ اخبارات و رسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے ____ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے، احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کے لئے ____ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے اور جدید معاشرے کی نظر خالصۃً تاجرانہ ہے ____ سچی بات یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی عظمت و شوکت کا دارومدار صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے ____ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عاری ہونا ہے ____ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۲۳ھ/۶۴۳ء) نے سچ فرمایا:

"ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی" (۳۹)

حواشی

۱۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۱۳

۲۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۳۱

۳۔ قرآن حکیم، سورہ زخرف، آیت نمبر ۱۷

۴۔ قرآن حکیم، سورہ تکویر، آیت ۸،۹
۵۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان، تمدن ہند (ترجمہ اردو سید علی بلگرامی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸
۶۔ ابو عبداللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص۔۵
۷۔ ابو عبداللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص۔ ۳۶، ۳۷
۸۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱
۹۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱
۱۰۔ اخبار جنگ (کراچی)، شمارہ ۵ مئی ۱۹۹۳ء
۱۱۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۵
۱۲۔ بخاری و مسلم شریف متفق علیہ
۱۳۔ ابو النصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۲ء، بحوالہ خلاصۃ الوفار، ص ۲۹۳
۱۴۔ ابو النصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، بحوالہ زرقانی، ج۔ ۲، ص ۲۸۲، اور مدراج النبوۃ، ج ۲، ص ۸۱۵
۱۵۔ ایضاً، بحوالہ سیرت حلبیہ، ج۔ ۱، ص ۱۴۸
۱۶۔ ایضاً، بحوالہ خلاصۃ الوفار، ص ۱۳۶
۱۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰
۱۸۔ قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱
۱۹۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۴
۲۰۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴
۲۱۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴
۲۲۔ قرآن حکیم، سورہ طلاق، آیت نمبر ۶
۲۳۔ قرآن حکیم، سورہ نسآء، آیت نمبر ۳۲
۲۴۔ ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۶۰۲
۲۵۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، و سورہ نور، آیت نمبر ۲۷
۲۶۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، و سورہ نور، آیت نمبر ۲۷
۲۷۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳
۲۸۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۳
۲۹۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱
۳۰۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۱۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹

۳۲۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۰

۳۳۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۴۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۴

۳۵۔ ابو عبداللہ محمد بن سعد زہری، طبقات ابن سعد، ج ۸، ص۔ ۵۰

۳۶۔ احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۹۶۷

۳۷۔ طبقات ابن سعد، ج۔ ۸، ص۔ ۴۹

۳۸۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۵۸

۳۹۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبوعہ کراچی، ص۔ ۱۵



ادارہ مسعودیہ کراچی
Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ